السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز باجماعت کے دوران، جب کہ قرأت بھی شروع ہوچکی ہو، کیا باہر سے آنے والے کے لیے سلام کہنا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں ذرا وضاحت سے جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بحالتِ نماز سلام کہنا صرف جائز ہی ہے۔ ضروری نہیں، جب کہ اس کا جواب اشارے سے دیا جائے گا۔ زبان سے نہیں۔ چنانچہ ''سنن ترمذی'' میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے سلام کا جواب کیسے دیتے تھے؟ فرمایا:

كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ' ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کے اشارے سے جواب دیتے تھے۔'' سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِشَارَةِ فِي الصَّلاَةِ، رقم: ٣٦٨'

جمہور اہلِ علم کا یہی مسلک ہے۔ صاحب ''المرعاۃ'' فرماتے ہیں: کہ یہی بات حق ہے۔ صحیح صریح احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! مرعاۃ المفاتیح (۲/۱۲)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 309

محدث فتویٰ